REGD No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۷ صفر ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۵/۱۰ | ۲۳ تبوک ۱۳۳۵ھش ۲۳ ستمبر ۱۹۵۶ء | نمبر ۲۲۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ایبٹ آباد ۲۱ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق ایبٹ آباد سے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے" الحمدللہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضور ایدہ اللہ کا ڈاک کا پتہ

حضور اقدس مورخہ ۲۲ ستمبر کی صبح کو ایبٹ آباد سے جابہ تشریف لا رہے ہیں۔ احباب ڈاک ربوہ کے پتہ پر ہی ارسال فرمائیں۔

مشرقی پاکستان اسمبلی میں آئندہ ہفتہ کے روز طریقہ انتخاب کے سوال پر بحث ہوگی

صوبائی وزیر اعلیٰ ایک قرارداد پیش کر رہے ہیں جس میں مخلوط طریقہ انتخاب کی حمایت کی گئی ہے

ڈھاکہ ۲۲ ستمبر۔ مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ جناب عطاء الرحمٰن خان ۲۹ ستمبر کو ہفتہ کے روز ایک قرارداد پیش کر رہے ہیں۔ جس میں مخلوط طریقہ انتخاب کی حمایت کی گئی ہے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے۔ کہ مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات مخلوط طریقہ انتخاب کے اصول پر ہونے چاہئیں۔ اسی طرح پاکستان گن تنتری دل کی مجلس عاملہ نے بھی مخلوط طریقہ انتخاب کا مطالبہ کیا ہے۔ اور اس بات پر زور دیا ہے کہ اگر مخلوط انتخاب کا طریق رائج کر دیا جائے تو اس سے فرقہ پرستی کا خاتمہ ہو جائے گا۔

کل ڈھاکہ میں مسلم لیگ کے تحت ایک عام جلسہ میں مطالبہ کیا گیا کہ طریقہ انتخاب کے سوال پر عام رائے شماری کرائی جائے۔ جلسہ میں جداگانہ طریقہ انتخاب کی حمایت کی گئی۔ مسلم لیگی لیڈر شاہ عزیز الرحمٰن نے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا مخلوط انتخاب کا مطالبہ ایک عیارانہ چال ہے اس کا مقصد مسلم اکثریت کو بے اثر بنانا اور تصور پاکستان پر ضرب لگانا ہے۔

سلہٹ میں بھی مسلم لیگ کے زیر اہتمام ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں جداگانہ طریقہ انتخاب کا مطالبہ کیا گیا۔

نہر سویز کے سوال پر دوسری لنڈن کانفرنس ختم ہوگئی

پاکستانی مؤقف کے پیش نظر "سویز انجمن" کی تجویز میں نمایاں ردوبدل

لنڈن ۲۲ ستمبر۔ دوسری لنڈن کانفرنس چار گھنٹہ کے آخری اجلاس کے بعد کل رات ختم ہوگئی۔ اس اجلاس کے اختتام پر نہر سویز استعمال کرنے والے ملکوں کی امداد باہمی کی انجمن کے قیام اور اس کے مقاصد کا اعلان کیا گیا۔ امریکہ برطانیہ اور اٹلی نے فوراً ہی اس انجمن میں شمولیت کا اعلان کر دیا۔ فرانس اس شرط پر شامل ہوا ہے۔ کہ اگر حکومت فرانس نے شمولیت کی منظوری دی تو وہ شامل رہے گا۔ ورنہ وہ انجمن سے علیحدہ ہو جائے گا۔ دوسرے نمائندوں کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ منصوبے کو اس کی آخری شکل میں اپنی اپنی حکومتوں کے سامنے پیش کریں۔ اور صلاح مشورے کے بعد انجمن میں شمولیت یا عدم شمولیت کا فیصلہ کریں۔ وزیر خارجہ پاکستان ملک فیروز خان نون نے کل دوسری لنڈن کانفرنس کے آخری اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا یہ امر باعث مسرت ہے کہ مندوبین کو مجوزہ سویز انجمن کی تشکیل سے متعلق دستاویز پر صاد کرنے کے لئے نہیں کہا جا رہا۔ اور مختلف حکومتوں کو اس سلسلہ میں غور و فکر کے لئے وقت دیا جا رہا ہے۔ سیاسی حلقوں کا عام تاثر یہی ہے کہ کانفرنس میں پاکستان نے جو قطعی موقف اختیار کیا تھا۔ اس کے خاطر خواہ نتائج مرتب ہوئے ہیں۔ اور مغربی طاقتوں نے مجوزہ سویز انجمن کے متعلق پاکستان کے رویہ کو نظر انداز نہیں کیا ہے۔ چنانچہ انجمن کے آخری اجلاس میں جو نظر ثانی شدہ مسودہ پیش کیا گیا ہے۔ وہ پہلے منصوبے سے کافی مختلف ہے۔ اس میں مصر کے ساتھ تعاون پر بہت زور دیا گیا ہے۔

"مذہبی راہنما" کی اشاعت اور بھارتی مسلمانوں پر مظالم کی شدید مذمت

کراچی ۲۲ ستمبر۔ مشرقی پاکستان اسمبلی نے کل ایک قرارداد میں ہندوستانی مسلمانوں پر ظلم و ستم کی مذمت کی ہے۔ اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ اس سلسلہ میں ہندوستان سے احتجاج کیا جائے۔ کل مغربی پاکستان کے قریباً تمام شہروں میں "مذہبی راہنما" نامی کتاب اور ہندوستانی مسلمانوں پر ظلم و ستم کے خلاف یوم احتجاج منایا گیا۔

— قاہرہ ۲۲ ستمبر مصر کے ایک سرکاری ترجمان نے کل رات اعلان کیا کہ نہر سویز میں آمد و رفت کا نظام حد تک بہتر ہو گیا ہے۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۲ ستمبر۔ کل حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو سارا دن حرارت کے علاوہ دوران سر اور بلڈ پریشر کی تکلیف رہی۔ آج بھی طبیعت ناساز ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمدللہ

— ربوہ ۲۲ ستمبر۔ کل صبح ۶½ بجے سے ۹ بجے تک ربوہ کے خدام نے کچے گول بازار کی سڑک پر وقار عمل منایا۔ اور ٹوٹی ہوئی سڑک کو درست کیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھی اس وقار عمل میں شریک ہوئے۔ اور آپ نے نہ صرف کام کی نگرانی کی۔ بلکہ خود کام میں بھی شریک ہوئے۔

ابوالمنیر نور الحق قائد ربوہ

محترم مہر غلام حسن صاحب کی وفات

انا للہ وانا الیہ راجعون

مبلغ گولڈ کوسٹ مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر کے والد محترم مہر غلام حسن صاحب (محلہ اراضی یعقوب سیالکوٹ) جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ میں سے تھے مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۵۶ء بوقت ۴ بجے بعد دوپہر سیالکوٹ میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی عمر ۸۴ سال کے قریب تھی۔ مرحوم کی نعش مورخہ ۱۸ ستمبر کو بذریعہ ٹرک ربوہ لائی گئی۔ ناسازی طبع کے باوجود حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی اور کندھا دیا بعدہٗ مرحوم کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ آپ کے پسماندگان میں تین صاحبزادے مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مبلغ گولڈ کوسٹ ڈاکٹر رشید احمد صاحب سیالکوٹ (باقی صفحہ ۸ پر)

انصار اللہ کا ضروری جلسہ

۲۴ ستمبر ۱۹۵۶ء بروز پیر بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں مجلس انصار اللہ ربوہ کا ایک ضروری اجلاس منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں تمام اراکین مجالس انصار اللہ کی شرکت لازمی ہے۔ اس جلسہ کی صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے نائب صدر فرمائیں گے۔ تمام احباب نماز مغرب مسجد مبارک میں ادا فرمائیں۔ عشاء سے پہلے جلسہ ختم ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

خاکسار ابو العطاء جالندھری
قائد عمومی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔اے ایل۔ایل۔بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۵۶ء

"تسنیم" کی اشتعال انگیزی

تمام الٰہی جماعتوں کی طرح احمدیت یا حقیقی اسلام کی حقانیت کا ایک بہت بڑا ثبوت وہ ہے۔ جو خود مخالفین مخالفت کے جوش میں مہیا کرتے رہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ مخالفین کے پاس سوائے جھوٹ اور افتراء کے کوئی ہتھیار نہیں ہوتا۔ دلائل کی طرف آتے ہوئے وہ ہچکچاتے ہیں۔ اور احساس کمتری محسوس کرتے ہیں۔ اس لئے ان کے دل میں رنج اور غصہ کے جذبات جوش مارنے لگتے ہیں۔ اور وہ سامنے چمکتی ہوئی روشنی کو اندھیرے میں چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔

قرآن کریم میں مخالفین حق کی اس بے بسی کو بڑی تفصیلات کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اور ان کی تدابیر اور مکر و فریب کو تار عنکبوت سے تشبیہ دی گئی ہے۔ جس کا بودا پن ظاہر ہے۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حق کی روشنی کو چھپانے کے لئے مخالفین کی یہ بودی تدابیر بھی اپنی جگہ ضروری ہوتی ہیں چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:

وکذالک جعلنا لکلّ نبیّ عدوًّا شیاطین الانس والجنّ یوحی بعضھم الیٰ بعض زخرف القول غرورًا۔ ولوشاء ربّک ما فعلوہُ فذرھم وما یفترون۔ ولتصغیٰ الیہ افئدۃ الذین لا یؤمنون بالاٰخرۃ ولیرضوہ ولیقترفوا ما ھم مقترفون۔ (انعام ۱۱۳/۱۱۵)

ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے ساتھ انسانوں اور جنوں میں سے شیاطین لگا دیے ہیں۔ دھوکا دینے کے لئے ملمع سازی کی باتیں ایک دوسرے کے دل میں ڈالتے ہیں۔ اور اگر تیرا رب چاہے تو وہ ایسا نہ کریں۔ اس لئے انہیں اور جو وہ افتراء کرتے ہیں۔ نظر انداز کردے۔ یہ لوگ ایسا اس لئے کرتے ہیں۔ کہ جو لوگ معاد پر ایمان نہیں رکھتے۔ ان کے دل ان ملمع سازی کی باتوں کی طرف جھک جائیں۔ اور تاکہ وہ انہیں پسند کریں۔ اور جو وہ کرتے ہیں وہ بھی کریں۔

ہم نے کلام پاک کی یہ آیات خاص کر روزنامہ تسنیم لاہور کے لئے نقل کی ہیں جس نے اپنی اشاعت ۱۸ ستمبر ۱۹۵۶ء میں "حکومت اور قادیانی خلیفہ کی اشتعال انگیزیاں" کے زیر عنوان "افکار قارئین" کے پردے میں ایک سراسر مفتریانہ مضمون شائع کیا ہے۔ ہم قارئین تسنیم سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ قرآن کریم کا یہ حصہ بغور مطالعہ کریں۔ اور پھر تسنیم کے مضمون کو پڑھیں۔

اس مضمون سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ "تسنیم" کے پاس احمدیت کے خلاف کوئی دلیل تو تھی نہیں۔ اس کا دارومدار صرف احمدیت کے خلاف عوام کو مشتعل کرنے پر ہے۔ مضمون کے شروع میں فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ کا وہ حصہ نقل کیا گیا ہے۔ جس میں فاضل ججوں نے احمدیوں پر ذمہ داری ڈالنے کے لئے کوشش کی ہے۔ اگرچہ فاضل ججوں نے شروع ہی میں تسلیم کیا ہے۔ کہ فسادات کی ذمہ داری احمدیوں پر براہِ راست نہیں ڈالی جاسکتی۔ کیونکہ زبردست مثبت شہادتیں موجود تھیں۔ کہ احمدیوں نے اس دوران میں نہایت صبر و تحمل اور امن پسندی کا مظاہرہ کیا تھا۔ اس لئے تبلیغی سرگرمیوں کو اس کا سبب ٹھہرانا پڑا۔ حالانکہ یہ سرگرمیاں سراسر قانون کے اندر تھیں۔ اس لئے جو الزام مجبورًا انہیں لگانا پڑا ہے۔ وہ اسی طرح کا ہے۔ جس طرح کا الزام ایک خاوند نے اپنی بیوی پر لگایا تھا۔ کہ "آٹا گوندھتے تو ہلتی کیوں ہے"

دوسرے لفظوں میں عدالت کے الزام کے یہ معنی ہیں۔ کہ چونکہ احراریوں، مودودیوں اور دوسرے مخالفین احمدیت نے تقریریں کرکے اور افترائیں پھیلا کر عوام کے حلقوں میں منافرت پیدا کردی تھی۔ اس لئے ہم کہتے ہیں۔ کہ یہ "احمدیوں کا قصور تھا۔" اور اسی طرح گو براہِ راست ان پر ذمہ داری عائد نہیں ہوتی بالواسطہ ہوتی ہے۔

احراری، مودودی اور دیگر مخالفین لیڈروں نے فسادات پیدا کرنے کے لئے جو فضا عمدًا تیار کی۔ اور افترائیں پھیلا کر جس طرح احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیزی کی اس کا کافی حال تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ سے معلوم ہو سکتا ہے۔ اور احراری، مودودی، اور دیگر مخالفین لیڈروں پر تحقیقاتی عدالت میں جن واقعات کی بناء پر ذمہ داری عائد کی گئی ہے اس کو پڑھنے کے بعد احمدیوں کی تبلیغی سرگرمیوں کو موردِ الزام ٹھہرانا صرف ایک عجیب و غریب ماحول میں ہی ممکن ہے۔ ورنہ کسی واقعی ترقی یافتہ ملک میں اس کا قیاس بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس کا یہی مطلب ہو سکتا ہے۔ کہ چونکہ دوسرے لوگ احمدیوں کے خلاف افترائیں پھیلا پھیلا کر عوام کو مشتعل کرتے تھے۔ اس لئے براہِ راست نہ سہی بالواسطہ احمدیوں کا بھی قصور ہے۔

اب روزنامہ تسنیم کے اسی مضمون کو لے لیجئے۔ اس میں اسلامی جماعت کا نامہ نگار "افکار قارئین" کے پردہ میں اشتعال انگیزی کے لئے پہلے تو عنوان ہی ایسا رکھتا ہے۔ کہ خواہ کوئی مضمون پڑھے یا نہ پڑھے۔ احمدیت کے خلاف مشتعل ہو جائے۔ پھر تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ کا وہ حصہ نقل کرکے جس کا ہم نے اوپر تجزیہ کیا ہے۔ لکھتا ہے:۔

"خیال تھا کہ فسادات پنجاب کے واقعات سے قادیانی لوگ عبرت حاصل کرکے اپنے رویہ میں اصلاح کرلیں گے۔ اس کے برعکس ان کے خلیفہ نے کچھ عرصہ سے مسلمانوں کی مسلسل دلآزاری کا سلسلہ پھر شروع کر رکھا ہے۔ اور اپنے خطبات جمعہ کے ذریعہ (جو ان کی تمام جماعتوں میں دہرائے جاتے ہیں) وسیع پیمانہ پر ایک مہم شروع کردی ہے۔ امید کی جاتی تھی کہ یہ صاحب اب تک کے واقعات سے کچھ تو سبق حاصل کریں گے لیکن اعترافِ قصور اور سبق آموزی قادیانی خلیفہ کی شانِ معصومیت سے بعید معلوم ہوتی ہے۔" (روزنامہ تسنیم لاہور مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۵۶ء)

یہ فقرے پڑھ کر ایک قاری یہی تاثر لیگا۔ کہ خدا جانے امام جماعت احمدیہ اپنے خطبات میں غیر احمدی مسلمانوں پر کیا کیا جارحانہ حملے کر رہے ہیں۔ اور ان کے جذبات کو مجروح کرنے کے لئے کیا کیا ہتھیار پھینک رہے ہیں۔ لیکن بات یہ ہے۔ کہ افتراء کا ماحول تیار کرنے کے لئے بھی سازوسامان کی بڑی ضرورت ہوتی ہے۔

قارئین کو اشتعال پر اس طرح تیار کرکے تسنیم کا نامہ نگار افتراء کا یہ بم پھینکتا ہے:۔

"اس سلسلہ میں ایک تازہ مثال وہ حددرجہ توہین آمیز اور اشتعال انگیز خطبہ ہے۔ جو خلیفہ صاحب نے ابھی ابھی جولائی کے آخر میں دیا۔"

افتراء کو ذرا اور خطرناک بنانے کے لئے یہ فقرہ بھی لکھ دیتا ہے۔

"الفضل کے اداریہ مورخہ ۱۴ اگست میں انہی ناپاک الفاظ کو پھر دہرایا گیا ہے"۔

اس کے بعد جیسا کہ فن اشتعال انگیزی کی کتاب میں لکھا ہے۔ تسنیم کا نامہ نگار یوں شروع کرتا ہے:۔

"کونسا مسلمان ہے۔ جو ان الفاظ کو پڑھے اور سخت جوش میں نہ آئے وغیرہ وغیرہ اور اسی رَو میں لکھتا چلا جاتا ہے۔

تسنیم نے یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ کہ اس خطبہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ نے نعوذ باللہ حضرت ابوبکرؓ کی توہین کی ہے۔ ہم قارئین کرام کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں۔ کہ خطبہ مذکور جو ۲ اگست ۱۹۵۶ء کے الفضل میں شائع ہوا ہے۔ پڑھیں اس سے انہیں معلوم ہو جائیگا۔ کہ حضرت ابوبکرؓ کی تعریف کی گئی ہے۔ یا نعوذ باللہ توہین کی گئی ہے۔ ہم ذیل میں اس سے ایک اقتباس درج کرتے ہیں:۔

"حقیقت تو یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کے حق میں جو فقرات کہے ہیں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی نورالدین صاحبؓ کے حق میں نہیں کہے۔ مثلاً رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا۔ کہ لوکنت متخذًا خلیلًا غیر ربّی لاتخذت ابا بکر خلیلا (بخاری جلد۲ باب فضائل اصحاب النبی صلعم) یعنی اگر خدا کے سوا کسی اور کو خلیل بنانا جائز ہوتا۔ تو میں ابوبکرؓ کو اپنا خلیل بناتا۔ لیکن حضرت خلیفہ اول رضؓ کی نسبت تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صرف اتنا فرمایا۔ کہ

چہ خوش بودے اگر ہریک ز امت نوردیں بودے

گویا اس میں آپ کا اور امت کا مقابلہ کیا گیا ہے۔ خدا اور نورالدین رضؓ کا مقابلہ نہیں کیا گیا۔ مگر وہاں تو خدا اور ابوبکرؓ کا مقابلہ کیا گیا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ اگر خدا کے سوا کسی اور کو خلیل بنانا جائز ہوتا۔ تو میں ابوبکرؓ کو بناتا۔ پس وہ تعریف بہت بڑی ہے۔" (روزنامہ الفضل مورخہ ۲ اگست ۵۶ء)

یہ اسی خطبہ میں سے ہے۔ کیا ایسا انسان جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ الفاظ کہتا ہے۔ کبھی آپ کی توہین کرسکتا ہے۔ لیکن افترا طرازوں کے لئے کوئی روک نہیں۔

موجودہ فتنہ کے تعلق میں ایک اعتراض کا جواب

حضرت خلیفۂ اوّل رضی اللہ عنہ کی ہرگز کوئی تذلیل نہیں ہوئی

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم ۔ اے مدظلہ العالی

موجودہ فتنہ کے تعلق میں جہاں منافقوں اور ان کے حامیوں کی طرف سے اور بہت سے اعتراض پیدا کئے گئے ہیں وہاں ایک اعتراض یہ بھی کیا جا رہا ہے کہ نعوذ باللہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے متعلق بعض ہتک آمیز الفاظ استعمال کئے ہیں۔ جن سے گویا اپنے مقابل پر حضرت خلیفۂ اول رضؓ کی تذلیل اور ان کے مقابل پر اپنی توقیر اور برتری ثابت کرنا مقصود ہے۔

اس کے جواب میں یاد رکھنا چاہیئے کہ جہاں تک اصول کا سوال ہے کسی واقفکار اور سمجھدار انسان کو اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا کہ جیسے کہ درجہ کے لحاظ سے نبیوں میں فرق ہوتا ہے۔ اور خود قرآن مجید نے بھی بڑی وضاحت کے ساتھ یہ اصول بیان فرمایا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ کہ تلک الرسل فضلنا بعضھم علیٰ بعض اسی طرح خلفاء میں بھی درجہ کا فرق ہوتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ انا سید ولد آدم ولا فخر۔ اور پھر فرماتے ہیں کہ لو کان موسیٰ وعیسیٰ حیّین لما وسعھما الا اتباعی اور خاص خاص مومنوں کے متعلق قرآن مجید فرماتا ہے السابقون السابقون اولئک المقربون اور تمام امت محمدیہ علاً بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلفاء اور دیگر صلحاءؓ رضی اللہ عنہم کے مدارج میں فرق کو تسلیم کرتی۔ اور اس کا برملا اقرار کرتی ہے۔ پس اصولی لحاظ سے تو کسی عقلمند انسان کو اس بات میں اعتراض نہیں ہو سکتا۔ کہ خدا کے نیک بندوں میں خواہ وہ نبی ہوں یا کہ خلیفہ ہوں یا کہ دیگر اولیاء اور صلحاء میں سے ہوں درجہ کا فرق ہوتا ہے۔ مگر اس فرق کے ہرگز ہرگز یہ معنے نہیں ہیں کہ کسی نبی یا خلیفہ کی افضلیت سے دوسرے نبیوں یا خلیفوں کی تذلیل اور تحقیر لازم آتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فداہ نفسی بلاریب سب دوسرے نبیوں سے افضل تھے۔ مگر کیا اس کی وجہ سے دوسرے نبی نعوذ باللہ ذلیل سمجھے جائیں گے؟ اور جب ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ انا سید ولد آدم (یعنے میں سب بنی آدم کا سردار ہوں) تو کیا اس سے یہ سمجھا جائے گا۔ کہ آپ نے نعوذ باللہ دوسرے رسولوں کی تحقیر کی ہے؟ یہ نتیجہ صرف وہی شخص نکال سکتا ہے۔ جس کا دماغ عقل کے جوہر سے خالی ہے۔ اور جو اسلام کے عام نظریات سے بھی محروم مطلق ہے۔ کسی کے افضل ہونے کے صرف یہ معنے ہیں کہ وہ اپنے اوصاف یا اپنے کارناموں میں دوسروں سے فائق درجہ رکھتا ہے۔ نہ یہ کہ دوسرے نعوذ باللہ ذلیل ہیں یا کہ کسی کے افضلیت کے دعوے سے دوسروں کی تحقیر لازم آتی ہے۔ سب جانتے ہیں کہ بی ۔ اے ایک اعلےٰ درجہ کی ڈگری ہے۔ مگر اس میں کیا شبہ ہے کہ وہ ایم ۔ اے کی ڈگری سے کم تر ہے۔ لیکن کسی کو ایم ۔ اے کہنے سے بی ۔ اے کی تذلیل مقصود نہیں ہوتی۔ صرف ڈگری کا فرق ظاہر کرنا مقصود ہوتا ہے۔

یہ تو اس اعتراض کا اصولی جواب ہے۔ جو موجودہ فتنہ کے تعلق میں بعض فتنہ پرداز یا کوتاہ اندیشوں کی طرف سے کیا جاتا ہے کہ لیجئے دوڑیو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے اعلانوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی تذلیل کی ہے! یہ لوگ اتنا نہیں سوچتے کہ اگر کسی امر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنی افضلیت بیان کی ہے۔ تو اس سے صرف اپنی افضلیت پر خدا کا شکر بجا لانا اور جماعت کو ایک حقیقت سے آگاہ کرنا مقصود ہے نہ کہ نعوذ باللہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی تحقیر اور تذلیل۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے ایک غیر مصدقہ خطبہ میں اعلان فرمایا ہے کہ

"ہم حضرت خلیفۂ اول رضؓ کا بڑا ادب کرتے ہیں مگر یہ لوگ بتائیں کہ وہ کونسے ملک ہیں جن میں حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ نے اسلام کی تبلیغ کی۔ یورپ امریکہ۔ افریقہ اور ایشیا میں وہ کوئی ایک ملک ہی دکھا دیں۔ جس میں انہوں نے اسلام پھیلایا ہو؟"

اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ان الفاظ پر شور مچایا جاتا ہے کہ ان سے حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کی تذلیل لازم آتی ہے۔ حالانکہ یہ صرف ایک اصولی حقیقت کا اظہار ہے۔ تاکہ اپنی جماعت کو ہوشیار کیا جائے۔ کہ تم ایک ایسے خلیفہ کی بیعت میں ہو جس کے ذریعہ خدا نے دنیا بھر میں اسلام کی تبلیغ کا ایک وسیع نظام قائم کر رکھا ہے۔ اس لئے تمہیں بھی اپنی قربانیوں اور اپنی جدوجہد کو اس وسیع نظام کے مطابق بنانا چاہیئے۔ تاکہ اسلام کا بول بالا ہو۔ اور وہ جلد تر ساری دنیا پر غالب آ جائے۔ ہمارے غیر مبایع حضرات کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ کلام اصولی رنگ میں اسی طرح کا کلام ہے جس طرح کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مسیح ناصری پر اپنی افضلیت بیان کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:۔

"مسیح ابن مریم آخری خلیفہ موسےٰ علیہ السلام کا ہے اور میں آخری خلیفہ اس نبی کا ہوں جو خیر الرسل ہے۔ اس لئے خدا نے چاہا کہ مجھے اس سے کم نہ رکھے ...... خدا دکھاتا ہے کہ اس رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کے ادنےٰ خادم اسرائیلی مسیح ابن مریم سے بڑھ کر ہیں ...... چونکہ میں ایک ایسے نبی کا تابع ہوں جو انسانیت کے تمام کمالات کا جامع تھا۔ اور اس کی شریعت اکمل اور اتم تھی۔ اس لئے مجھے وہ قوتیں عنایت کی گئیں۔ جو تمام دنیا کی اصلاح کے لئے ضروری تھیں۔ تو پھر اس میں کیا شک ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو وہ فطرتی طاقتیں نہیں دی گئیں جو مجھے دی گئیں۔ کیونکہ وہ صرف ایک خاص قوم کے لئے آئے تھے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰ تا صفحہ ۱۵۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ پر مسیحی لوگ خفا ہوں تو ہوں۔ کیونکہ انہوں نے حضرت مسیح ناصری کو خدا یا خدا کا بیٹا بنا رکھا ہے۔ مگر کسی غیرت مند مسلمان یا کسی غیر مبایع کے لئے ہرگز کسی ناراضگی کی وجہ نہیں۔ کیونکہ جہاں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام حضرت موسےٰ علیہ السلام کے خلیفہ تھے۔ اور صرف بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی اصلاح کے لئے مبعوث کئے گئے تھے۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت **افضل الرسل خاتم النبیین** صلے اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ تھے۔ اور اپنے آقا و مطاع کی غلامی میں ساری دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

یہ ایک حقیقت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ پایا وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فداہ نفسی کی غلامی میں پایا۔ اور آپ کے لائے ہوئے دین کی خدمت کے لئے پایا۔ پس آپ کا یہ کلام کسی سچے محب رسول اور خادم دین متین کے لئے اعتراض کا موجب نہیں ہو سکتا۔ بلکہ فخر کا موجب ہونا چاہیئے۔ بہرحال اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ میں نعوذ باللہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی تذلیل اور تحقیر مقصود نہیں اور خدا جانتا ہے کہ ہرگز نہیں تو یقیناً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے اوپر درج شدہ الفاظ میں بھی حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کی تذلیل اور تحقیر مقصود نہیں۔ اور ہرگز نہیں وانما الاعمال بالنیات ولکل امرئ مانوی۔

اس مثال کے بیان کرنے سے میرا یہ مطلب نہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا کام تو ساری دنیا کے لئے ہے۔ اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا کام صرف ایک محدود حلقہ کے لئے تھا۔ بلکہ میں نے یہ مثال صرف ایک اصولی تشریح کے لئے بیان کی ہے ورنہ اپنے آقا کی اتباع میں حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کا حلقۂ کار بھی ساری دنیا کے لئے تھا مگر اس وقت چونکہ جماعت کے کام کی ابتدا تھی۔ اس لئے وہ طبعاً ایک قلیل دائرہ میں محدود رہا۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے وقت میں آ کر وہ حضور کی خاص والہانہ کوششوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے مطابق دنیا کے کناروں تک وسیع ہو گیا۔ اور یقیناً:۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

یہ اسی قسم کی صورت ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حضور کی زندگی کے

آخری ایام میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافتوں کے متعلق ایک رویا میں دکھائی گئی تھی۔ چنانچہ ایک حدیث میں آپ فرماتے ہیں۔ (بخاری کتاب فضائل صحابہؓ) کہ مجھے رویا میں دکھایا گیا، کہ ایک کنوئیں سے پہلے حضرت ابوبکرؓ نے ایک ڈول کے ذریعہ پانی نکالا۔ اور لوگوں کو سیراب کیا۔ مگر اس وقت یہ ڈول معمولی سائز کا تھا۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں میں اس ڈول کو کھینچتے ہوئے کچھ ضعف بھی محسوس ہوتا تھا۔ مگر جب یہ ڈول حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں میں گیا۔ تو وہ ایک بہت بڑا ڈول بن گیا۔ لیکن پھر بھی حضرت عمرؓ نے اسے طاقتور پہلوانوں کی طرح کھینچا اور ایک دنیا کو سیراب کر دیا۔ یہ بھی ایک لطیف مماثلت ہے۔ جو خدا نے قائم کر دی ہے۔ فافہم و تدبّر و لاتکن من الممترین

دوسرا اعتراض یہ کیا گیا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے اسی خطبہ میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی اولاد کا ذکر کرتے ہوئے اور اس تعلق میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیٹے محمد ابن ابی بکرؓ کا ذکر فرماتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ :-

"اس شرم کے مارے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی گردن جھک جائیگی۔ جس طرح حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی گردن شرم کے مارے جھک جائیگی۔ جن کے بیٹے نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے داماد اور آپ کے پیارے خلیفہ (عثمانؓ) پر حملہ کیا۔"

سو اگر یہ غیر مصدقہ الفاظ من وعن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں۔ تو تب بھی کسی قسم کے اعتراض کی گنجائش نہیں کیونکہ یہ ایک اصولی نوعیت کا کلام ہے۔ جس میں صرف یہ ظاہر کرنا مقصود ہے۔ کہ اپنی اولاد میں سے بعض کی خرابی کی وجہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اولؓ اس مخصوص خوشی سے محروم ہو گئے۔ جو ایک نیک انسان کو اپنی اولاد کو نیک دیکھ کر ہوا کرتی ہے۔ اور قیامت کے دن ہو گی۔ اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک نہایت اعلیٰ درجہ کے پاکباز بزرگ تھے۔ جنہیں تمام اہل سنت والجماعت نے سارے صحابہؓ میں اول نمبر پر شمار کیا ہے، اسی طرح حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول رضی اللہ عنہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں نہایت ممتاز مقام رکھتے تھے۔ اور یقیناً ان ہر دو بزرگوں کی خوشی دوبالا ہو جاتی اگر انہیں یہ معلوم ہوتا۔ کہ ہمارے پیچھے ہماری ساری اولاد نے بھی ہمارا سچا ورثہ پایا ہے۔ اور یہی وہ احساس ہے۔ جس کے فقدان کو اوپر کے حوالہ میں شرم کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ورنہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں اور سارے مسلمان جانتے ہیں۔ کہ لا تزر وازرۃ وزر اخریٰ کے اصول کے ماتحت کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھایا کرتا۔ خواہ وہ بیٹا ہی ہو یا کہ کوئی اور رشتہ دار ہو۔ یا کہ کوئی غیر ہو۔ پس شرم کے لفظ سے یقیناً صرف وہ احساس مراد ہے۔ اور اس کے سوا کچھ نہیں۔ جو ایک نیک انسان کو اپنی اولاد میں سے کسی کو جادۂ صواب سے منحرف دیکھ کر طبعاً ہوا کرتا ہے۔ اور ہونا چاہیئے۔ خود ہمارے آقا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق صحیح احادیث میں آتا ہے۔ کہ جب قیامت کے دن آپؐ اپنے صحابہ کی ایک پارٹی کو دیکھیں گے۔ کہ خدا کے فرشتے انہیں دوسری طرف دھکیلے لئے جا رہے ہیں۔ تو آپؐ نہایت دردمند دل کے ساتھ فرمائیں گے کہ **اصیحابی اصیحابی**۔ "یعنی یہ تو میرے صحابہ ہیں یہ تو میرے صحابہ ہیں" جس پر فرشتے رسول پاکؐ (فداہ نفسی) سے عرض کریں گے۔ کہ یا رسول اللہؐ آپ نہیں جانتے۔ کہ یہ لوگ آپؐ کی وفات کے بعد کن اعمال کے مرتکب ہوئے؟

اسی طرح حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق قرآن مجید بیان کرتا ہے۔ کہ جب انہوں نے اپنے ایک بیٹے کو طوفان میں غرق ہوتے دیکھا۔ اور دوسری طرف خدا کا یہ وعدہ یاد کیا کہ تیرے اہل وعیال کو عذاب سے بچایا جائے گا۔ تو بے چین ہو کر خدا تعالیٰ سے عرض کیا۔ کہ ان ابنی من اھلی وان وعدک الحق "یعنی خدایا میرا بیٹا تو میرے اہل میں سے ہے۔ اور تیرا وعدہ ایک سچا وعدہ ہے۔ تو پھر یہ کیوں غرق ہو رہا ہے؟" جس پر خدا نے فرمایا۔ انہ لیس من اھلک۔ انہ عمل غیر صالح ...... انی اعظک ان تکون من الجاھلین۔ "یعنی اے نوح یہ لڑکا حقیقت کے لحاظ سے تیرے اہل میں سے نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے اعمال غیر صالح ہیں۔ پس میں تجھے نصیحت کرتا ہوں۔ کہ عدم علم کی وجہ سے ایسے سوالات کر کے اپنے آپ کو پریشان مت کر۔"

پس یہ ایک مسلّم اور ثابت شدہ حقیقت ہے کہ جہاں اولاد کا نیک ہونا ایک نیک انسان کے لئے غیر معمولی خوشی کا موجب ہوتا ہے۔ وہاں اولاد کا غیر صالح ہونا یا کسی فتنہ میں حصہ لینا نیک انسان کے لئے دکھ اور ایک گونہ شرم کا موجب بھی ہوتا ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں۔ کہ باپ اپنے اولاد کے گناہوں کا ذمہ وار ہوتا ہے۔ بلکہ صرف یہ مراد ہے۔ کہ اولاد کی خرابی نیک باپ کے لئے دکھ کا موجب ہوتی ہے۔ اور یہی وہ کیفیت ہے۔ جسے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کو سمجھانے اور تربیت اولاد کا احساس پیدا کرانے کے لئے شرم کے لفظ سے یاد کیا ہے۔ ولکل ان یصطلح۔ ان الفاظ میں ہرگز ان ذی شان بزرگوں پر کوئی اعتراض مقصود نہیں۔ بلکہ یہ الفاظ محض نیک نیتی کے ساتھ ایک حقیقت کے اظہار کے لئے استعمال کئے گئے ہیں۔ اور اس کے سوا کچھ نہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بزرگی اور ارفع شان سے کون مسلمان انکار کر سکتا ہے۔ بلکہ ان کا نیک نمونہ ہمارے لئے ایک زبردست اسوہ ہے۔ اور ان کی اعلیٰ دینی خدمات ہمارے لئے ایک روشن مشعلِ ہدایت۔ اور ایسا کیوں نہ ہو۔ جبکہ ہمارے آقا نے انہیں اپنا رفیق نمبر ۱ شمار کیا ہے؟ اسی طرح حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی بزرگی اور بلند روحانی مقام سے کوئی سچا احمدی انکار نہیں کر سکتا۔ جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس محبت کے ساتھ فرمایا ہے کہ :-

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نوردیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نور یقیں بودے

پس جو شخص یہ کہتا ہے۔ کہ ہم حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اولؓ کا ادب نہیں کرتے وہ جھوٹا ہے۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ ہمارے دل میں حضرت خلیفہ اولؓ کی محبت نہیں وہ جھوٹا ہے۔ جو شخص یہ کہتا ہے۔ کہ ہم حضرت خلیفہ اولؓ کو ایک پاکباز متقی اور عاشق قرآن بزرگ خیال نہیں کرتے۔ وہ جھوٹا ہے۔ جو شخص یہ کہتا ہے۔ کہ ہم حضرت خلیفہ اولؓ کی خدمات کو کم کر کے دکھانا چاہتے ہیں وہ جھوٹا ہے۔ باقی رہا درجہ کا سوال سو رسول پاکؐ نے مومنوں کو اس سوال میں پڑنے سے منع فرمایا ہے۔ ہاں ہم اتنا جانتے ہیں۔ کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ جہاں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی تعریف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی ہے۔ وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تعریف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان پر خود رب العرش نے فرمائی ہے۔ واللہ لا یضل ربی ولا ینسیٰ۔

بالآخر میں اپنے دوستوں سے صرف یہ مختصر سی بات کہہ کر رخصت ہوتا ہوں۔ کہ یہ فتنوں کے دن ہیں۔ دوستوں کو ان ایام میں بہت دعائیں کرنی چاہئیں۔ کیونکہ یہی وہ دن ہوتے ہیں۔ جن میں سچے مومن اپنی دردمندانہ دعاؤں کے ذریعہ ترقی کرتے ہیں۔ کسی بزرگ نے کیا سچ فرمایا ہے کہ :-

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ اند
زیرآں گنج کرم بنہادہ اند

میں اپنے ذوق کے مطابق آج کل ذیل کی چار دعائیں کرتا ہوں۔ اگر دوست پسند کریں۔ تو وہ بھی ان دعاؤں کو اختیار کر سکتے ہیں :-

(۱) یہ دعا کہ اللہ تعالیٰ موجودہ فتنہ میں جماعت کا حافظ و ناصر ہو۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت اور برکت اور خدمت کی لمبی سے لمبی زندگی عطا کرے۔

(۲) یہ کہ موجودہ فتنہ میں جو لوگ ملوث ہیں۔ اور خدا کے علم میں ان کی اصلاح مقدر نہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جماعت سے کاٹ کر ان کے فتنہ سے جماعت کو محفوظ کر دے۔

(۳) یہ کہ جو لوگ فتنہ میں تو ملوث ہیں مگر خدا کے علم میں ان کی اصلاح مقدر ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں سچی توبہ کی توفیق دے اور ان کی اصلاح کا رستہ کھول دے۔

(۴) یہ کہ جو لوگ حقیقتاً فتنہ میں ملوث نہیں ہیں مگر کسی غلط فہمی کی وجہ سے ملوث سمجھ لئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی بریت کا سامان پیدا کر دے۔

یہ وہ چار جامع دعائیں ہیں۔ جو میں آج کل کرتا ہوں۔ اور اگر دوست پسند کریں۔ تو وہ بھی ان چار دعاؤں کا التزام کر کے موجودہ وقت میں جماعت کی روحانی خدمت بجا لا سکتے ہیں۔ مگر علم رکھنے والے دوستوں کو علمی خدمت کی طرف سے بھی غافل نہیں رہنا چاہیئے۔ **کیونکہ دعا اور دوا ہی** خدمت کے دو بڑے ذریعے ہیں۔ گو مجھے افسوس ہے کہ میں بوجہ علالت آج کل علمی خدمت سے محروم رہا جاتا ہوں

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۱ ستمبر ۱۹۵۶ء

محترم مہر غلام حسن صاحب کی وفات (بقیہ صفحہ اول)

خلیل احمدؐ صاحب انعام اور دو بیٹیاں لنا مریم بی بی صاحبہ والدہ داؤد احمد ربوہ اور مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ربوہ بفضلہ تعالیٰ بقید حیات ہیں۔

ادارہ الفضل آپ کی وفات پر مبلغ گولڈ کوسٹ مکرم مولوی نذیر احمدؐ صاحب مبشر اور جملہ افراد خاندان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے سایۂ رحمت میں بلند درجات عطا فرمائے۔ اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے ان کا دین و دنیا میں ہر طرح حامی و ناصر ہو۔ آمین

موعود اولاد کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واضح ارشادات

کیا غیر مبائعین ان ارشادات کا احترام کریں گے

از مکرم سید احمد علی صاحب مولوی فاضل مربی سلسلہ

اخبار "پیغام صلح" امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کے حق میں رقمطراز ہے کہ:-

(۱) "میاں صاحب بھی مسیح موعود کے فرزند ہونے کی وجہ سے عذاب الٰہی سے بچ نہیں سکتے۔ جس طرح نوحؑ کا بیٹا انہ لیس من اھلک کے خدائی فتوے کے ماتحت عذاب الٰہی کا مستحق بنا۔"

(پیغام صلح ۸- اگست ۱۹۵۶ء صٓ)

۲- اس سے قبل بھی وہ اسی قسم کی طرز اختیار کرتے ہوئے لکھ چکے ہیں کہ:-

"میاں محمود احمد صاحب کا تو مذہب ہی حضرت مسیح موعودؑ کے مذہب کے خلاف ہے۔ وہ ان کے خلیفہ کیسے ہو سکتے ہیں؟ ہاں چونکہ حضرت مسیح موعود مثیل نوح علیہ السلام بھی ہیں۔ اسلئے وہ نوح علیہ السلام کے اس بیٹے کے مثیل ہیں۔ جو ان کی تعلیم کو نہیں مانتا تھا!"

(پیغام صلح ۳۱ جولائی ۱۹۲۶ء صٓ)

۳- نیز لکھا کہ:- "خدارا حضرت مسیح موعود کو سچا مانتے ہو تو میاں محمود احمد صاحب کو جھوٹا اور گستاخ سمجھو"

(پیغام صلح ۳۱ جولائی ۱۹۲۶ء صٓ)

۴- پھر تازہ فتنہ منافقین کے سلسلہ میں لکھا ہے کہ:-

"میاں صاحب کی ساری عمر اپنی پیری کے قائم کرنے میں گزری ہے اور اس کے ثبات کے لئے انہوں نے تقویٰ، دیانت، امانت کو بالائے طاق رکھکر ہر مکر و فریب اور اتہام سے کام لیا ہے"

(پیغام صلح ۸ اگست ۱۹۵۶ء صٓ)

۵- ایسا ہی پرچہ ۲۹ اگست ۱۹۵۶ء کے صٓ پر لکھا ہے کہ:-

"خلیفہ صاحب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نے اس خلافت کو حاصل کرنے کے لئے تقویٰ و طہارت امانت و دیانت اور خلوص و اخلاق کا کھلے بندوں خون کیا ہوا تھا۔ اور حضرت مسیح موعود کے پاک سلسلہ کی سالمیت کو برباد کرنے اور اپنے مقدس باپ کے مخلص پاکباز اور ایثار پیشہ متبعین کو رسوا کرنے اور دکھ پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا" وغیرہ

(ا) اگر غیر مبائعین کے نزدیک یہ بیانات صحیح ہیں تو وہ بتائیں کہ کیا اس سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کا بطلان ثابت نہیں ہوتا؟ اور اگر جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں پیش کردہ یہ دلیل بہائیت کے رد کے لئے کوئی وزن رکھتی ہے کہ:-

"بہاء اللہ کی اس سے بڑھ کر ناکامی اور کیا ہوگی؟ کہ اس کا بیٹا جو اس کی جگہ پر خلیفہ ہوا۔ اس کے مذہب کا ستیاناس کر رہا ہے۔ سچ ہے کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت و فرعھا فی السماء ..... کلمۃ خبیثۃ کشجرۃ خبیثۃ اجتثت من فوق الارض مالھا من قرار"

(رسالہ ریویو اردو قادیان اپریل ۱۹۰۷ء صٓ ۱۲۷)

اگر آپ کی طرح کوئی دشمن احمدیت اسی دلیل کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کے ناکام و نامراد اور باطل ہونے پر یوں پیش کرے کہ:-

"جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی اس سے بڑھ کر ناکامی اور کیا ہوگی؟ کہ اسی کا بیٹا جو اس کی جگہ پر خلیفہ ہوا (بقول غیر مبائعین) اسکے مذہب کا ستیاناس کر رہا ہے الخ"

تو غیر مبائعین کے پاس اس کا کیا جواب ہوگا؟ ؎

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

اس بیان سے ظاہر ہے کہ یا تو "پیغام صلح" کے اس قسم کے مضمون نگار حضرات دراصل احمدیت کے دشمن اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سخت مخالف ہیں جو کہ "محمود" کی آڑ میں مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراض کر رہے ہیں۔ اور اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے دعوے میں سچے ہیں اور یقیناً سچے ہیں تو آپ کے "لخت جگر" کے حق میں اس قسم کے الفاظ استعمال کرنا صداقت کا خون کرنا ہے۔ کیونکہ جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم ہی یہ بھی فرما چکے ہیں کہ:-

"میں بار بار کہتا ہوں کہ میں صاحبزادہ صاحب کی عزت کرتا ہوں وہ میرے آقا کے صاحبزادے ہیں۔ اگر میں ان کی عزت و احترام کو ملحوظ نہ رکھوں تو بڑی نمک حرامی ہوگی"۔

(پیغام صلح ۲۴ مارچ ۱۹۱۴ء)

(ب) سیدنا حضرت مرزا محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی کو آپ لوگ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا "موعود فرزند" مانتے اور تسلیم کرتے ہیں۔ جیسا کہ جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم تحریر کر چکے ہیں کہ:-

(۱) "حضرت صاحب کے تین موجودہ بیٹے اپنی اپنی جگہ پر حضرت صاحب کی دوسری پیشگوئیوں کے مصداق ضرور ہیں"۔ (رسالہ المصلح الموعود بار دوم ۱۹۴۴ء صٓ)

(۲) "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں نہ صرف ان کی اپنی اولاد حتیٰ کہ سارے ان لڑکوں اور لڑکیوں کی نسبت جو دوسرے نکاح سے آپ کے ہاں پیدا ہوئے پیشگوئیاں موجود ہیں"۔

(ایضاً صٓ ۲۱)

خلاصہ یہ کہ سیدنا حضرت مرزا محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اور موعود اور کئی پیشگوئیوں کی مصداق اولاد ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود کا فرمان آپ لوگوں کے لئے بھی حجت ملزمہ ہے۔ حضور تحریر فرماتے ہیں کہ:-

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب تیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

گویا ان اشعار کے وقت موعود بیٹا اور مبشر مصلح حضور کے ہاں موجود ہے جس کا نام "محمود" ہے۔ مگر ایک وقت آئے گا۔ جبکہ وہ "محبوب خدا" ہو کر دنیا میں بھی مقبول ہوگا"۔ اور "محمود" کا وجود مبشر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے "دل کی غذا" اور آپ کے دشمنوں کی رسوائی کا موجب ہوگا۔ لیکن اگر "محمود" ویسا ہی ہے۔ جیسا کہ "پیغام صلح" میں آئے دن ظاہر کر کے بدنام کیا جا رہا ہے۔ تو کیا "نعوذ باللہ اس قسم کے مثیل پسر نوح" فرزند کی پیدائش پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کوئی خوشی منا سکتے تھے؟ اور کیا ایسی اولاد کو غیر مبائعین کے نزدیک "مبشر اولاد" اور "بشارت" اور "دل کی غذا" اور دشمنوں کے لئے رسوائی کا باعث تصور کیا جائے گا۔ ع

کچھ تو لوگو خدا سے شرماؤ

حقیقت یہ ہے کبھی کسی ولی اللہ کی مبشر اولاد ناپاک۔ گندی اور غیر صالح نہیں ہوتی۔ قرآن کریم سے اس کے خلاف ایک بھی مثال نہیں پیش کی جا سکتی۔ مگر اولیاء اللہ کی مبشر اولاد کے ہمیشہ راستباز اور صالح ہونے کی امثلہ موجود ہیں۔ یقین نہ آئے تو آپ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہی سن لیجئے۔ فرماتے ہیں کہ:-

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود شادی کرے گا اور اس کے ہاں اولاد ہوگی۔ یہ اسبات کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالے اس کو ولد صالح عطا کرے گا۔ جو اپنے باپ کے مشابہ ہوگا۔ اور اس کا نافرمان نہیں ہوگا۔ اور وہ "عباد اللہ المکرمین" یعنی خدا کے مکرم بندوں میں سے ہوگا۔ اور اس میں راز کی بات یہ ہے کہ اللہ تعالے انبیاء اور اولیاء کو کبھی اولاد کی بشارت نہیں دیتا جب تک کہ اس اولاد کا صالح ہونا مقصد نہ ہو۔ اور یہی وہ بشارت ہے کہ جو اس دعوے سے سالہا سال پہلے اللہ تعالے کی طرف سے مجھے عنایت کی گئی"۔

(آئینہ کمالات اسلام ترجمہ حاشیہ صٓ ۵۷۸ صٓ ۵۷۹)

کیا اس واضح اور کھلی ہوئی عبارت کے ہوتے ہوئے غیر مبائعین کے بعض اصحاب کا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے "لخت جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا" کے حق میں زبان درازی کرنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صریح مخالفت نہیں؟

میں غیر مبائع حضرات کے اکابر اور شرفاء سے مؤدبانہ التماس کروں گا۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارات مندرجہ آئینہ کمالات اسلام صٓ ۵۷۸ و صٓ ۵۷۹ اور حقیقۃ الوحی صٓ ۲۱۸ کا ہی کم از کم مطالعہ کر لیں۔ تا کہ ان کو معلوم ہو سکے کہ ان کے مضمون نگاروں کا سیدنا محمود کے حق میں بدزبانی اور بیباق طرازی کرنا جہاں بلا واسطہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کے مترادف ہے وہاں بقول سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ؎

طعنہ بر پاکاں نہ بر پاکاں بود۔ خود کنی ثابت کہ ہستی فاجرے
بغض با مردان حق نامردیست۔ آں بشر باشد کہ باشد بے شرے

(دیباچہ براہین احمدیہ جلد اول صٓ ۱۵)

کیا غیر مبائع حضرات کے اکابر اور شرفاء ان حقائق پر کوئی غور کر کے اپنے اخبار کی طرز تحریر کو بدلنے کی کوشش کریں گے؟

تعاونوا علی البرّ والتقویٰ

جرمنی میں خدا تعالیٰ کا گھر بنانے کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے عزم صمیم فرمایا ہے آپ نے مربیان سلسلہ کے ایک اہم اجلاس میں پیش کر کے اس عظیم الشان کام میں تعاون کی درخواست کی تھی۔ چنانچہ جملہ حاضرین نے اپنے اپنے علاقہ میں حضور کے اس مبارک پروگرام سے احباب جماعت کو آگاہ کرنے کی طرف توجہ دلانے رہنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ مقام مسرت ہے کہ مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی اور مکرم مولوی محمد الدین صاحب مربی ملتان نے ہمیں اپنے اپنے علاقہ کے مخلصین کے مفصل پتے مہیا فرمائے ہیں جنہیں دفتر کی طرف سے حضور کی تحریک بھجوائی گئی ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اسی طرح دیگر مربیان کرام بھی تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ دفتر ہذا جملہ تعاون کرنے والے احباب کرام کے نام حضور کی خدمت میں دعا کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ پیش کرتا رہیگا۔

قائمقام وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ

زعماء صاحبان انصار کیلئے ضروری یاددہانی

انصاراللہ کا سالانہ اجتماع بتاریخ ۲۶-۲۷ اکتوبر بروز جمعہ و ہفتہ کو ربوہ میں ہو رہا ہے انشاء اللہ۔ وقت بہت قریب آ رہا ہے۔ اس لئے زعماء صاحبان کو چاہیئے کہ وہ جلد اپنی مجالس کی طرف سے نمائندگان کا انتخاب کروا کر اور دیگر غیر منتخب نمائندے جن کو بلحاظ عہدہ نمائندگی کا استحقاق حاصل ہے۔ ان سب کی فہرست معہ مکمل پتہ دفتر ہذا میں بھجوا دی جائے۔ تا ان کی تعداد کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان کے قیام و طعام وغیرہ کا مناسب انتظام کیا جائے۔

(۲) شوریٰ کے لئے اگر کسی صاحب کی طرف سے کوئی تجویز بھجوائی جانے والی ہو تو وہ بھی مقامی مجلس انصاراللہ اگر اسے منظور کرے جلد مرکز میں بھجوا دینی چاہیئے تا مرکزیہ مجلس انصاراللہ اس پر غور کر کے ایجنڈہ میں شامل کر سکے۔

(۳) نمائندگان انصار جو اجتماع میں شمولیت کیلئے تشریف لائیں گے انہیں مطلع کر دیا جائے کہ آخر اکتوبر میں خنکی ہو جایا کرتی ہے۔ مناسب بستر ساتھ لے کر آئیں۔

قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ ربوہ

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ میں اب بمشکل تین ماہ باقی ہیں۔ لہٰذا تمام جماعتوں کے کارکنانِ مال سے التماس ہے کہ اس چندہ کی فراہمی کے لئے کوشش فرمائیں!

ناظر بیت المال ربوہ

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا عزیز سلطان احمد رنگ گندمی عمر ۱۰ سال۔ قد میانہ جسم مضبوط مورخہ ۱۱-۱۲ اگست نماز عشاء کے بعد سے گھر سے غائب ہے اور ابھی تک لاپتہ ہے۔ اس کی والدہ اور سب عزیز و اقارب سخت پریشان ہیں۔ اگر کسی دوست کو اس کا علم ہو تو پتہ دیکر مشکور فرمائیں۔ اور اگر عزیز موصوف خود یہ اعلان پڑھے تو فوراً گھر پہنچے تاکہ ہماری پریشانی دور ہو۔

چوہدری حاکم علی کارکن دفتر امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ

ٹرینڈ ڈسپنسر کی ضرورت

ملتان شہر میں ہمارے ایک احمدی دوست کو ایک ٹرینڈ اور دیانتدار ڈسپنسر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت معقول ہوگی۔ نیز تنخواہ کے علاوہ رہائش۔ پانی بجلی مفت ہوگی اس لئے ضرورت مند احباب اپنی درخواستیں اپنے امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی سفارش سے جلد دفتر ہذا کو بھجوائیں۔

(ناظر امور عامہ ربوہ)

سالانہ اجتماع انصاراللہ مرکزیہ

۲۶-۲۷ اکتوبر

انصاراللہ کا دوسرا سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ ۲۶-۲۷ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو جماعت کے مرکز پاکستان ربوہ میں منعقد ہوگا۔ گذشتہ شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق ہر رکن کا فرض ہے کہ وہ اس اجتماع کے اخراجات کیلئے بارہ ۱۲ آنے فی رکن کے حساب سے چندہ دیں ابھی بہت کم مجالس نے اس چندہ کی وصولی کی طرف توجہ کی ہے۔ وقت تھوڑا ہے۔ اس لئے عہدہ داران سے درخواست ہے کہ وہ بلاتاخیر ہر رکن سے یہ چندہ وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں تاکہ انتظامات میں کوئی روک نہ ہو۔

قائد مال انصاراللہ مرکزیہ ربوہ

تبصرہ

رسالہ نور احمد

مندرجہ بالا نام کا ایک نہایت دلچسپ اور مفید رسالہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک قدیم صحابی شیخ نور احمد صاحب میرٹھی ثم امرتسری مالک ریاض ہند پریس امرتسر نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ سے دس سال پہلے اور دعویٰ کے بعد چشم دید حالات اور واقعات پر مشتمل لکھا تھا جسے پوری طرح شائع نہ کر سکے اور آپ کی وفات ہوگئی۔ یہ رسالہ نایاب ہو چکا تھا۔ اب حکیم عبد اللطیف صاحب شاہد تاجر کتب ۱۴۲ بیرون بازار گوالمنڈی لاہور نے دوبارہ طبع کرایا ہے۔ یہ ۴۸ صفحے کا رسالہ نہایت ایمان افروز واقعات سے پر ہے جس سے روح پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ کاغذ کرافٹ ملز کا۔ قیمت فی رسالہ پانچ آنہ۔ ایک روپیہ دو آنہ مع محصولڈاک میں چار کاپیاں۔ قریشی محمد اکمل صاحب گول بازار ربوہ یا حکیم صاحب موصوف سے حاصل کریں۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول اور اس کی کھیلیں

(از مکرم ماسٹر علی محمد صاحب بی اے بی ٹی ربوہ)

اپنے ان شاگردوں کے لئے جنہوں نے مجھے اس ضمن میں خطوط لکھے اور دیگر احباب کے لئے میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ کتاب "تعلیم الاسلام ہائی سکول اور اس کی کھیلیں" کی کتابت شروع ہے اور اگلے ماہ کے آخر تک کتاب چھپ کر تیار ہو جائے گی۔ اس لئے اب بھی وقت ہے کہ جو دوست اپنے اپنے وقت میں ہاکی فٹ بال اور کرکٹ سکول میں کھیلتے رہے ہوں اور اپنا نام کتاب میں ۔۔۔ شائع کروانا چاہتے ہوں وہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۶ء تک مجھے اپنے ناموں سے بذریعہ خط مطلع کر دیں۔ میں ان کے نام کتاب میں موزوں جگہ پر شائع کر دوں گا۔ کتاب میں متعدد تصاویر بھی شائع کی جا رہی ہیں۔ دیباچہ حضرت مولوی محمد دین صاحب سابق ہیڈ ماسٹر و حال ناظر تعلیم نے لکھا ہے

(علی محمد بی اے بی ٹی محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ)

اعانت الفضل

مکرم محمد سعید سلیم صاحب ایجنٹ اخبار الفضل لاہور کی بچی پچھلے دنوں بہت بیمار ہو گئی تھی اب اللہ تعالیٰ نے اسے صحت عطا کی ہے۔ البتہ کمزوری باقی ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی کمزوری کو بھی دور فرمادے۔

مکرم محمد سعید سلیم صاحب نے اپنی بچی کی صحت یابی کی خوشی میں مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل عنایت فرمائے ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء

ان کی طرف سے کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کر دیا جائیگا (مینیجر)

گمشدہ عینک کس کی ہے؟

مجھے ایک نظر کی سفید فریم کی عینک ٹین کے ڈبہ میں بند ملی ہے۔ جن صاحب کی ہو محمد جمیل صاحب دوکاندار غلہ منڈی سے وصول کرلیں۔

(محمد سعید پنشنر دار الرحمت غربی)

درخواست دعا: میرے بڑے چوہدری محمد الدین صاحب کی اہلیہ عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

(چوہدری) عبد الحمید کارکن دفتر خدام الاحمدیہ ربوہ

انصار اللہ کے بجٹ فارم

مجالس کے بجٹ آئندہ شوریٰ انصار اللہ میں پیش ہوں گے

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے دوسرے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر شوریٰ کا اجلاس بھی منعقد ہوگا جس میں جملہ مجالس کے بجٹ پیش ہوں گے۔ مجالس کی طرف سے بجٹ آ رہے ہیں [illegible] ابھی کئی مجالس ایسی ہیں جنہوں نے اس طرف توجہ نہیں کی ہر مجلس کی طرف سے بجٹ کا پہنچنا ضروری ہے۔ زعماء اور منتظمین کو اس کام کو فوری طور پر مکمل کر کے مرکز میں فارم بھجوا دیں۔ تاکہ مجموعی میزانیہ بروقت تیار ہو سکے۔ جزاھم اللہ۔ قائد مال انصار اللہ مرکزیہ

Recruitment of Assistants & U.D.Cs.

امتحان مقابلہ ۱۵/۱۲/۵۶ سے بعد ڈھاکہ۔ کراچی و راولپنڈی میں مضامین

1. English Essay, precis writing & drafting — 200 marks. 2. General knowledge and Current Affairs — 150 marks. 3. Arithmetics — 150 marks

تنخواہ اسسٹنٹ ۱۶۰-۱۰-۲۵۰-۱۵-۴۰۰ - یو ڈی سی ۸۵-۶-۱۱۵-۲/۱۵-۱۷۵۔ شرائط بی۔ اے۔ عمر یکم اکتوبر ۵۶ء کو ۱۸ تا ۲۵۔ عمر و تعلیمی قابلیت پر مشتمل دستی درخواست بمع مصدقہ نقول سندات بی۔ اے و میٹرک اور پوسٹل آرڈر ۸/- روپے ۳۰/۹/۵۶ تک بنام

Chief Administrative Officer
(A/O. 11/17) Ministry of Defence
Rawalpindi

(پاکستان ٹائمز ۱۰/۹/۵۶)

(ناظر تعلیم ربوہ)

بیسواں پی۔ ایم۔ اے کورس

درخواستیں ۳۱/۱۰/۵۶ تک بنام G.H.Q. A.G's Branch, Org-3 راولپنڈی۔ تحریری امتحان دسمبر ۱۹۵۶ء۔ مضامین انگریزی جنرل نالج و ریاضی بمقام پشاور۔ راولپنڈی۔ لاہور۔ بہاولپور۔ کوئٹہ۔ کراچی۔ ڈھاکہ۔ جیسور۔ بعد میں انٹرویو۔ ملٹری اکیڈمی میں عرصہ ٹریننگ ۲½ سال۔ وظیفہ دوران ٹریننگ ۱۲۰/- روپے ماہوار۔

شرائط۔ میٹرک پاس یا سینئر کیمبرج غیر شادی شدہ تاریخ پیدائش ۱/۴/۳۵ و ۱/۱/۳۹ کے درمیان۔ فیس داخلہ ۵/۸ روپے۔ فارم درخواست و قواعد کسی دفتر بھرتی یا دفتر روزگار سے حاصل کریں۔ (پاکستان ٹائمز ۲۰/۹) (ناظر تعلیم [illegible])

ایک الیفرو پاکستانی بچے کی تلاش

خاکسار کا بڑا بیٹا عمر ۱۲ سال جو کہ افریقن ماں سے ہے۔ عرصہ ڈیڑھ سال سے ربوہ سے غائب ہے۔ اسے تلاش کرنے کی ہر طرح سے کوشش کی گئی ہے۔ مگر اب تک کوئی سراغ نہیں مل سکا۔ ربوہ میں اپنی دادی کے پاس رہتا تھا۔ ایک دن صبح کے وقت اپنے بوٹ اور کوٹ لے کر چپکے سے گھر سے نکل گیا۔ اتنا عرصہ کوئی سراغ نہ ملنے کی وجہ سے خاکسار اور خاکسار کے والدین کو بہت ہی تشویش ہے۔ سنا گیا ہے کہ لاہور یا اس کے ارد گرد کہیں رہتا ہے واللہ اعلم۔ اگر کسی دوست کو اس بارے میں کوئی علم ہو یا انہوں نے کبھی کسی جگہ دیکھا ہو تو براہ کرم خاکسار کے والد صاحب یا دفتر وکالت تبشیر ربوہ کو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

لڑکے کا نام محمد ادریس ہے۔ رنگ کالا۔ گھنگریالے افریقن بال۔ قد چھوٹا اور نقش بھی کسی قدر افریقن۔

اگر کوئی دوست اسے ڈھونڈ کر ربوہ یا لاہور خاکسار کے والد صاحب کے ہاں پہنچا سکیں تو وہ بطور شکریہ اور انعام مبلغ پچاس روپیہ کے مستحق ہوں گے۔ چونکہ برادرم عبد الحکیم صاحب مالک پاؤنیر الیکٹرک ہمر پسر سٹیشن ۲۴ میکلوڈ روڈ لاہور یا خاکسار کے والد صاحب سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ نیز بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ براہ کرم دعا کر کے احسان فرمائیں کہ خاکسار کا یہ بچہ مل جائے۔ اور اللہ تعالیٰ اسے ہدایت دے نیک کرے اور برائیوں سے بچائے۔ آمین

محمد صدیق امرتسری مبلغ سیرالیون
مغربی افریقہ بکس ۳۵ فری ٹاؤن سیرالیون

تحریک جدید اور بڑی جماعتیں

تحریک جدید کے مجاہد نوٹ فرماویں۔ اس سال کے ختم ہونے میں صرف دو سوا دو ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے۔ اس عرصہ میں تحریک جدید کے وعدے سو فی صدی پورے ہو جانے چاہئیں۔ دفتر جماعتوں اور افراد کو بھی توجہ دلا رہا ہے۔ ابھی قریب چالیس فی صدی کے قابل ادا رقم ہے۔ ۳۰ ستمبر کو جو تحریک جدید کا جلسہ رکھا گیا ہے۔ اس کا بڑا مقصد یہ بھی ہے کہ اس تاریخ تک حتی الوسع سب وعدے وصول کر لئے جاویں۔ اور جن بڑی بڑی جماعتوں کے وعدے نہایت شاندار ہیں وہ بھی کوشش کر کے کم سے کم ۷ اکتوبر تک ۸۰٪ مرکز میں معہ اسم وار تفصیل کے داخل کر دیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بعض شہری جماعتوں کی طرف سے اطلاع آ رہی ہے کہ انشاء اللہ وہ اپنی جماعت کا وعدہ ۷ اکتوبر تک ۸۰٪ داخل کر سکیں گے۔ ۳۱ اگست تک ان جماعتوں کو ۵۵٪ سے ۶۰٪ فی صدی تک وصولی تھی۔ جو بہت شکریہ کے قابل اور قابل تحسین ہے۔ اب وہ اس کی جد و جہد میں ہیں کہ سال چونکہ ختم ہو رہا ہے اور آخری میعاد ۳۰ نومبر تک وعدوں کا سو فیصدی پورا ہونا بھی ضروری ہے۔ اسلئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے وعدے کم سے کم ۸۰٪ یا ۸۵٪ تک کر دیں۔ تا بقیہ ۲۰٪ کا حصہ ۳۰ نومبر تک ادا کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو کامیاب فرمائے۔ آمین

(وکیل المال تحریک جدید)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

نماز مترجم انگریزی میں معہ عربی متن و تعداد رکعات قیام رکوع سجود و تفصیل نماز جمعہ عیدین [illegible] استخارہ جنازہ وغیرہ اور قرآن مجید و احادیث کی بہت ہدایات کی کتاب صرف ۱۲ آنہ میں بھیجا دی جائے گی۔ پاکستانی احباب خالد لطیف صاحب کراچی بک ڈپو ۸۲/م گرو مندر کراچی سے حاصل فرما سکتے ہیں۔

سیکرٹری انجمن ترقی اسلام سکندرآباد دکن

ضروری اعلان

اس سال پرو موٹرز کارپوریشن ربوہ میں بھٹہ لگانا چاہتی ہے جس کے لئے ایک دیانتدار اور محنتی منیجر کی ضرورت ہے۔ جو بھٹہ کے کام کا تجربہ رکھتا ہو اور پوری ذمہ داری سے یہ کام کر سکے۔ جو اصحاب یہ کام کرنے کے خواہشمند ہوں اور مذکورہ بالا شرائط پر پورا اترتے ہوں۔ وہ فوری طور پر ہمیں مطلع کریں۔

منیجنگ ڈائریکٹر پرو موٹرز کارپوریشن ربوہ

مالیوں کی ضرورت

ہمیں پنجاب اور سندھ کے لئے (سات آٹھ) مالیوں کی ضرورت ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ آدمی دیانتدار اور محنتی ہوں۔ تنخواہ معقول دی جاوے گی۔ اور درخواستیں امیر جماعت یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ معہ تجربہ آنی چاہئیں۔ ایسے لوگ درخواستیں نہ دیں جو یہاں تقرر کے لئے تیار نہ ہوں۔ کام نہ کر سکتے ہوں۔

ایم این سنڈیکیٹ ربوہ

خادمہ کی ضرورت

ایک خادمہ کی ضرورت ہے۔ جو کھانا پکانے۔ بچوں کی نگرانی اور گھر کا تمام کام کاج کر سکے۔ ۳۰/- روپے تنخواہ اور کھانا دیا جاوے گا۔ نیز کراچی تک آنے کا کرایہ بھی دیا جاوے گا۔

ایم اے خورشید۔ ایران ریڈیو
پہلی منزل۔ فاطمہ بلڈنگ
بالمقابل کھوڑی باغیچہ کراچی ۱۶

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

احباب جماعت کے اخلاص نامے

مکرم محمد اسماعیل صاحب بقاپوری کا خواب

نوٹ:۔ اس خواب میں مکرم شیخ نصیر الحق صاحب کا ذکر آتا ہے جنہوں نے فتنہ منافقین کے انکشاف میں نمایاں حصہ لیا۔ وہ واقعی تعریف کے مستحق ہیں۔

میرے پیارے آقا! اللہ تبارک و تعالیٰ حضور کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

۲ اور ۳ اگست کی درمیانی شب مندرجہ ذیل خواب بھی دیکھا جو مزید تقویت ایمان کا باعث بنا۔ اب حضور کے ارشاد کی تعمیل میں لے درج ذیل کرتا ہوں اور اپنی دینی اور دنیاوی ترقیات کے لئے دعا کا بھی ملتجی ہوں۔

دیکھا کہ ایک بہت بڑی جامع مسجد ہے جہاں حضور کی اقتداء میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے احمدی احباب بکثرت جمع ہو رہے ہیں۔ میں بھی مسجد کی طرف روانہ ہوں اور کافی فاصلہ سے دیکھتا ہوں کہ مسجد سے باہر میدان میں احمدی احباب شیخ نصیر الحق صاحب سے مصافحہ و معانقہ کر رہے ہیں۔ شیخ صاحب موصوف اس خیال سے کہ میں بہت دور سے (کراچی سے) آیا ہوں مجھے دیکھتے ہی باقی احباب کو چھوڑ کر میری طرف یہ کہتے ہوئے لپکتے ہیں کہ آگرہ دہی سے سب سے پہلے آنے پر مبارک ہو۔ میں بھی دوڑ کر شیخ صاحب سے مصافحہ و معانقہ کرتا ہوں۔ اور انہیں اس بات پر مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ موجودہ فتنہ کی قلعی کھولنے میں اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت بڑی جرأت ایمانی دکھانے کی توفیق عطا فرمائی۔ بعدہٗ نقشہ بدل گیا۔

حضور کا غلام زادہ محمد اسمٰعیل بقاپوری عفی عنہٗ

چوہدری غلام سرور صاحب آف اوکاڑہ کا خواب

سیدنا حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

جب حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہٗ نے وفات پائی اور حضور خلیفۃ المسیح الثانی معزز ہوئے۔ خاکسار نے فوراً بذریعہ خط بیعت کر لی چند روز کے بعد اختلاف کی وجہ سے مجھے خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ سے معلوم کیا جائے کہ اس اختلاف میں کونسا گروہ حق پر ہے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے سفر اختیار کر کے موضع ڈنگے گیا۔ کہ وہاں چل کر دعا کروں گا۔ چنانچہ وہاں شہر کے باہر خاکسار ایک کمرہ میں ٹھہرا اور خوب توجہ سے دعا کی۔ رات کو خواب دیکھا کہ خود اللہ تعالیٰ ایک انگریز کی شکل میں کرسی پر بیٹھے ہیں۔ آگے میز ہے میز کے سامنے خاکسار اور ایک غیر مبائع یعنی لاہوری پیش ہوئے۔ اس انگریز نے میری طرف کمال لطف اور محبت اور بشاشت سے توجہ کی۔ اور لاہوری پارٹی کے آدمی پر ناراضگی کا اظہار کیا۔

مجھے شرح صدر ہو گیا اور خلافت سے ہمیشہ کی وابستگی نصیب ہوئی۔

آپ کا غلام سرور عفی عنہٗ نمبر دار چک ۵۵/۲-۷ محمود پور ڈاکخانہ اوکاڑہ

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

اور

ہمارے مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں

(منیجر)

اوقات موسم گرما دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس
از سرگودھا برائے لاہور	۳ ½	۴ ½	۵ ½	۶ ½	۷ ½	۸ ¾	۱۰	۱۱ ½	۱۳	۱۴ ½
از لاہور برائے سرگودھا	۳ ½	۵	۶ ½	۸	۹ ½	۱۰ ½	۱۲	۱۳ ½	۱۵	۱۶
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵ ¾	۱۰ ½	۱۵ ½	نوٹ:۔ لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا						
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵ ¾	۱۰ ½	۱۵ ½	گوجرانوالہ کے درمیان ساڑھے چار گھنٹے کا سفر ہے (جنرل منیجر)						

نوائے پاکستان کی ایک سراسر غلط اور بے بنیاد خبر کی تردید

"میرا مولوی عبد اللطیف صاحب ٹھیکیدار سے کوئی جھگڑا نہیں ہوا"

نوائے پاکستان لاہور ۲۳ ستمبر صفحہ ۵ مراسلات کے کالم میں "لا تنابزوا بالالقاب علمبردار" کے عنوان سے ایک گمنام مراسلہ شائع ہوا ہے۔ اس میں میرے متعلق جو قصہ شائع کیا گیا ہے کہ میرا مولوی عبد اللطیف صاحب ٹھیکیدار بھٹہ ربوہ سے کوئی جھگڑا ہوا۔ اور اس سلسلہ میں میرا نام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کذاب دکھلایا یہ قصہ سراسر غلط اور خود ساختہ ہے میرا مولوی عبد اللطیف صاحب ٹھیکیدار بھٹہ سے کوئی جھگڑا نہیں ہوا اور نہ ہی حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سے۔

بیرحتے ایک سنی سنائی بات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھی تھی۔ جس کا میرے پاس کوئی تحریری ثبوت نہیں تھا۔ میری اس غلطی کی بناء پر میری اصلاح کے لئے حضور نے ایک فیصلہ فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ ہمارے امام ہیں آپ اپنی جماعت کے افراد کی ہر مناسب رنگ میں اصلاح فرما سکتے ہیں۔ اس میں کسی دوسرے شخص کو دخل دینے کا کوئی حق نہیں

خاکسار غلام رسول احمدی ٹھیکیدار بھٹہ ربوہ ۲۲/۹/۵۶

علاقہ تھل میں زرعی اراضی برائے فروخت

خاصی مقدار میں زرعی اراضی کے مربعہ جات جو بیرون بلاک ہیں۔ بہت جلد فروخت کئے جا رہے ہیں۔ اراضی زرخیز اور عمدہ ہے۔ قیمت بالکل معمولی ہے۔ کاشتکار طبقہ کے لئے بہترین موقع ہے۔ خط و کتابت کے ذریعہ یا خود مل کر طے کریں

پنچائت زراعت فارم لمیٹڈ کارز ویلڈنگ چوک رنگ محل لاہور

ہر اتوار کو پڑھئے

دمدم Damdam

قلت خون کیلئے دمدم
کہنے کو صرف اک دوا ہے یہ
اس کی تعریف کیا کروں اے دوست
ایک حب صبح اور اک حب شام
معدہ امعاء اور جگر گردے
اس سے رگ رگ میں خون دوڑیگا
اور وہ خون صاف اور تازہ
آپ کھائیں تو آپ کے رخسار
ہوں شگفتہ گلاب کی مانند

ہے مریضوں کی مونس ہمدم
اصل میں قلزم شفا ہے یہ
اس کی توصیف کیا لکھوں اے دوست
کھا کے دیکھو ملیگا یہ انعام
زندہ ہو جائیں گے یہ سب مردے
موجزن ہوگا خون کا دریا
ہوگا چہروں پہ حسن کا "سازہ"
سرخ ہو جائیں مثل سیب و انار
شیب ہو پھر شباب کی مانند

ہر عمر ہر موسم میں یکساں مفید و بے ضرر قیمت ۲۰ یوم چھ روپے ۱/-

منیجر قیس میناؤ اینڈ کمپنی ۳ احسن منزل ولسن اسٹریٹ کراچی ۳

ایسٹرن پرفیومری کمپنی

کے مایۂ ناز

عطر سینٹ۔ ہیر آئل۔ ہیر ٹانک

ربوہ کے

ہر دوکاندار سے مل سکتے ہیں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۳